رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا ۔ ❊ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ❊ میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں

الفضل

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

اتکفر خلفاء النبیّ تجاسرا
واِن کنت فقد ساءتک امر خلافۃ
فبانہ قد وقع ما کان واقعا
وما استخلف اللّٰہ العلیم کذا اھل
وقضیت امور خلافۃ موعودۃ

أتلعن من ھو مثل بدر منود
فخاربہ ملیکًا اجتباھم کمشتری
فلا تبتک بعد ظہور قدر مقدر
وما کان رب الکائنات کمہتر
وفی ذالک آیات لقلب مفکر

(مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط وکتابت مینیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور
کے پتہ پر ہو۔

مقامی خریداران
چندہ غیر ممالک سے
(۸ روپے)

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۲ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۳۲ھ نمبر ۱۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو اب خدا کے فضل سے صحت ہے۔ آپ نے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ بہت سے طلباء اور استاد اپنے اپنے وطنوں کو جانے والے ہیں۔ اس جمعہ کو ان اللّٰہ اشترٰی من المومنین انفسہم پر پُر از معارف وحقائق تقریر فرمائی۔ اور نہایت مفید نصائح سے سب کو مستفیض فرمایا۔ انشاء اللّٰہ خطبہ اپنے وقت پر چھپ جائیگا۔

مسٹر رائیٹ انسپکٹر آف سکولز مع اپنے دو اسسٹنٹوں کے بہ تقریب معائنہ ششماہی تشریف لائے۔ سکول کی بلڈنگ اور بورڈنگ کے انتظام اور صفائی پر اظہار خوشنودی کیا۔ جمعہ کے دن معائنہ کے لئے بہ اجازت حضرۃ خلیفۃ وقت گیارہ بجے تک سکول لگایا گیا۔ جمعرات کو دو گھنٹے تک خوب بارش ہوئی۔ سیلاب کی وجہ سے چاروں طرف رستہ بند ہو جاتا ہے۔ پندرہ بیس مہمان ہیں از انجملہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری انسپکٹر بھی ہیں۔

تازہ خبریں

لنڈن ۱۴ جولائی۔ لیڈی ہارڈنگ آنجہانی کا جنازہ آج صبح پنشرسٹ کو منتقل کیا گیا۔ اور فورڈ کرم کے گرجے میں دعائے مغفرت پڑھی گئی۔ لارڈ کریو بھی شامل تھے۔ تابوت پر کثرت سے خوبصورت ہار ڈالے گئے۔

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ جنرل ہورٹا امروز فردا میں مستعفی ہو کر انتظام حکومت سینیٹر کاربجل کے سپرد کرنے والے ہیں۔

سونٹریال ۱۴ جولائی۔ امپرس آف آئرلینڈ کے متعلق کینیڈین پیسفک کمپنی جہاز سٹورسٹیڈ کے سابق مالکان پر ۲۰ لاکھ ڈالر کی فوراً نالش کرنے والی ہے۔

جوہانسبرگ ۱۵ جولائی۔ مسٹر گاندھی عنقریب روانہ انگلستان ہونیوالے ہیں۔ مسٹر گاندھی نے دوران تقریر میں کہا۔ کہ حال کا تصفیہ طرفین کیلئے عزت کا باعث ہے مگر اسے آخری اور قطعی نہ سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں ہندوستانیوں کو تمام مطلوبہ حقوق عطا نہیں کئے گئے۔

۲۵ رجب کو استنبول کے بادشاہ نے بعد نماز جمعہ مسٹر مظہر الحق کو شرف باریابی بخشا۔

برٹش انڈیا کمپنی کے دو سٹیمر کلکتہ کی بندرگاہ سے روانگی کے وقت آپس میں ٹکرا گئے۔ ایک کو زیادہ نقصان پہنچا۔

بجے پور اسٹیٹ ریلوے کے چاقسو سٹیشن کے قریب لائن بہ گئی اور دو مسافر گاڑیوں کی آمد ورفت میں سخت ہرج ہوا۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ پرنس گھاٹ لورپول کے ذخیرہ پنبہ میں آگ لگنے سے بیس ہزار پونڈ کا نقصان ہوا۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے ایک لاکھ ٹن ٹرنسوال کا کوئلہ سال آئندہ کے لئے خریدا ہے۔

ہز ایکسلینسی وائسرائے ۲۲ جولائی کو شملہ سے ڈیرہ دون تشریف لیجا کر وہاں مختصر قیام فرمائیں گے۔

لنڈن ۱۵ جولائی۔ دو سفرجٹوں نے آج مسٹر سکنن وڈیر جبکہ وہ مکان سے باہر جا رہے تھے۔ چابک سے حملہ کیا۔ مگر وہ گرفتار کر لی گئیں۔

(ڈر زوہ ۱۵ جولائی) گو ولوتا کی حفاظت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

الاخبار والآراء

بے شک ایسے قانون کی ضرورت تھی

ہندوستان میں گھی۔ تیل اور اسی طرح ہر قسم کی خوردنی اشیاء میں خراب چیز ملاکر بعض بے ایمان پیشہ ور بیچتے ہیں۔ اس ملاوٹ کے برخلاف عنقریب گورنمنٹ آف انڈیا ایک قانون بنانے والی ہے۔ جس کے جاری ہوجانے پر دغا باز اور بے ایمان پیشوروں کو سزاء قید اور سزاء جرمانہ ہوا کریگی۔

نیا قانون

پنجاب کی عدالتوں کا جدید قانون یکم ماہ اگست آئندہ سے جاری ہوجاویگا۔ اس بارہ میں عنقریب گورنمنٹ کا اعلان شائع ہونے والا ہے۔ اس قانون کی رو سے ڈویژنل ججی کی عدالت ٹوٹ جائیگی۔ آئندہ سے ڈسٹرکٹ جج ہی سشن جج ہوا کریں گے۔

ٹرکی کا خزانہ

جنگ کریمیا میں جب ترک شہر سغاسنفون میں محصور ہوگئے۔ تو سپہ سالار کے پاس سونے کی ایک بڑی مقدار تھی۔ جسے اس نے اس خیال سے کہ کہیں یہ دشمن کے ہاتھ نہ آجاوے۔ زمین میں دفن کرادیا کہا جاتا ہے کہ اس خزانے میں سونے کے دس تھیلے ہیں جن کی مجموعی قیمت ڈھائی لاکھ پونڈ ہے۔

دین عیسوی کے مبلغین

دین عیسوی کے مبلغین جس ملک میں جاتے ہیں۔ وہاں پہلے باشندوں کی زبان اور رسم ورواج سے واقف ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور پھر وہ لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ایک وسیع پیمانے پر مدرسے اور شفاخانے قائم کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نفرت اور مغائرت محبت اور ملنساری سے بدل جاتی ہے۔ اور تبلیغ کا راستہ تمام قسم کی خاردار جھاڑیوں سے صاف ہوجاتا ہے۔

مکتی فوج کی بھی یہی روش ہے۔ کہ پہلے جاہل پیشہ اقوام کے لئے بستیاں قائم کرتی ہے۔ اور پھر اس تعلیم کا بیج بوتی ہے جس کی اشاعت اس کی زندگی کا مشن ہے۔ مثال کے طور پر مسٹر ہل جب پہلے پہل چین میں پہنچے وہاں چھ سو کی آبادی میں ایک آدمی اندھا ہوتا ہے۔ مسٹر ہل جے نے اندھوں میں اشاعت تعلیم کے لئے مہندسوں کا طریقہ دریافت کیا۔ یہ طریقہ ایسا آسان اور کارگر ثابت ہوا۔ کہ جاہل سے جاہل اندھا آدمی تین مہینے سے بھی کم عرصہ میں بلا تکلف لکھ پڑھ سکتا ہے۔ اس کے ذریعہ پھر اپنے مذہب کی اشاعت کی۔

سالونیکا دوبارہ لینے کا عزم

الشعب لکھتا ہے۔ بعض یوروپین اہل الرائے کا خیال ہے۔ کہ ٹرکی اپنی بحری وبری طاقت سالونیکا کو واپس لینے کے لئے مضبوط کر رہا ہے۔ اور اس کی بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ جب انور پاشا نے ایڈریانوپل پر دوبارہ قبضہ کیا۔ تو سلطان المعظم نے انہیں پیغام مبارکباد بھیجا جس کے جواب میں صاحب موصوف نے لکھا تھا۔ کہ آپ مجھے اس وقت مبارکباد بھیجئے گا۔ جب میں سالونیکا پر دوبارہ قبضہ کرلوں۔

اہل السٹر کے دم خم

سر ایڈورڈ کارسن نے عصر کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ السٹر کے جذبات کو کبھی فنا نہیں کرسکتی اور اہل السٹر بہت جلد اپنے صوبے کی گورنمنٹ سرکاری طور پر تسلیم کرالیں گے۔ جو قایم کردی گئی ہے۔ انہوں نے بیان کیا یا تو گورنمنٹ السٹر کو بالکل علیحدہ کردے یا لڑے۔ تقریر پر لوگوں نے بہت کچھ اظہار مسرت کیا۔ ملک معظم پر جاں نثاری کا رزولیوشن منظور کیا گیا۔

اسلامیہ کالج پشاور

پنجاب یونیورسٹی نے اسلامیہ کالج پشاور کا الحاق بی اے کے درجہ تک انگریزی۔ ریاضی۔ فلاسفی۔ ہسٹری اور فارسی وعربی میں منظور کرلیا ہے۔ ایف اے کا الحاق سال گزشتہ ہی میں منظور ہوگیا تھا۔ اس سال ایف اے کا الحاق کیمسٹری وطبعیات میں بھی منظور ہوگیا ہے اسلامیہ کالج کمیٹی نے دس وظایف بیس بیس روپیہ کے صوبۂ سرحدی اور پنجاب کے ان طالبعلموں کو دینے منظور کئے ہیں۔ جنھوں نے امتحان انٹرنس میں اچھے نمبر حاصل کئے ہوں۔ یہ وظائف محض لیاقت اور حاصل کردہ نمبروں کے لحاظ سے دیئے جائیں گے۔

حیدرآباد میں بازاری عورتیں

حیدرآباد دکن کے کوتوال صاحب بلدہ اور ناظم صاحب فوجداری نے تمام بازاری عورتوں کو خارج البلد کرنے کی غرض سے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ لیکن وظیفہ خوار بازاری عورتوں کو ان الفاظ کے ساتھ مستثنے قرار دیا ہے کہ وہ طوائف جو سرکار سے دو دو تین تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتی ہیں، اُن کے طائفے برائے نام رہ گئے ہیں۔ نہ اُن میں ناچ گانا ہوتا ہے نہ دوسرے مشاغل ممنوع شرع وہ ان احکام سے مستثنے ہیں"

یہ بات بالکل بعید الفہم معلوم ہوتی ہے۔ کہ بازاری عورتیں باوجود کامل آزادی کے ممنوعات شرعیہ سے باز ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ بازاری عورتوں کو ریاست کے خزانہ سے وظیفہ دینا اصولاً اور شرعاً کہاں تک جائز ہے؟ وکیل کی رائے میں ریاست مذکور ایک فعل خلاف شرع وخلاف اصول کی مرتکب ہو رہی ہے اور اسے اپنے اس طرز عمل کی بہت جلد اصلاح کرنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود کی جائداد وقف

"فلاسفر اخبار نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کی جائداد وقف ہونی چاہئے۔ اگرچہ اس اخبار کا لہجہ کچھ ایسا ہے۔ کہ جواب کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ہم دوسروں کو غلطی سے بچانے کے لئے اتنا لکھ دینا چاہتے ہیں کہ پہلے تم یہ تو ثابت کرو۔ کہ حضرت صاحب نے اپنے مریدوں کے روپے سے کوئی جائداد پیدا کی۔ اے نادان! تو کیا جانتا ہے۔ اس امام عالی مقام نے تو اپنی پدری جائداد کا بہت سا حصہ بھی دین کی راہ میں لگادیا۔ اور اپنی زندگی ہی میں اشاعت اسلام کے لئے اپنی جائدادوں کے عشر دینے والوں کا حساب وکتاب ایک رجسٹرڈ انجمن کے سپرد کردیا۔ اور اس پر ایک خلیفہ کی (جو مومنوں کے انتخاب سے خدا تعالی مقرر فرماتا ہے اور فرماتا رہیگا) کی نگرانی قایم کردی۔ تا کہ مال دین پر خرچ ہو۔ اور کسی خاص شخص کی ملکیت نہ بن جائے۔ مصر وعرب کا سفر خرچ اگر کچھ ہے۔ تو خلیفہ اول اور انجمن کا منظور شدہ ہے۔ جس کے لئے وہ کافی وجوہات رکھتے ہیں۔

سچی پیشگوئی

الہام ربانی اپنی زبان معجز بیان سے فرمایا تھا۔ کہ اہل افریقہ مسلمان ہوجائینگے مومنین کی جماعت کو بڑھائیں گے۔ علامہ ابو محمد الحسین بن مسعود البغوی کی وفات ۵۱۶ھ میں ہوئی ہے! انہوں نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں زیر آیہ کریمہ ثلۃٌ من الاولین وثلۃٌ من الآخرین" ایک حدیث صحیح بہ سند متصل نقل کی ہے۔ جسکا آخری حصہ یہ ہے "من آدم الینا ثلۃٌ ومنی الی یوم القیامۃ ثلۃٌ لایستتمہا الا السودان من رعاۃ الابل ممن قال لا الہ الا اللہ۔ ترجمہ۔ حضرۃ آدم سے ہم تک اگر بڑا گروہ اور مجھ سے تا قیام قیامت ایک بڑی جماعت ایمانداروں کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان۔ دارالامان۔ ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء

مسئلہ حج کے متعلق نئی تجاویز

نمبر ۳

پچھلے پرچہ میں ہم نے ان تجاویز کا خلاصہ درج کیا تھا۔ جو کہ بذریعہ الفضل پیش کی گئی تھیں۔ اب ہم نئی تجاویز کو جو کہ گورنمنٹ بمبئی نے دوبارہ پیش کی ہیں۔ درج ذیل کرتے ہیں ❊

یہ معاملہ ایک سال سے کچھ زائد عرصہ گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بمبئی کے درمیان معرض بحث رہا۔ اسی اثناء میں ماہ جون ۱۹۱۳ء میں گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں سے بھی استصواب کرکے انہیں اظہار رائے کا موقعہ دیا۔ تو اب غور و خوض کرنے کے بعد بصورت مندرجہ ذیل تجاویز حجاج کے متعلق بمبئی گورنمنٹ نے پیش کی ہیں۔

(۱) کسی ایک جہازران کمپنی کو اجارہ نہیں دیا جائیگا بلکہ پہلی طرز پر ہی ہر ایک کمپنی کو حاجیوں کے سوار کرنے کا اختیار ہوگا۔

(۲) حاجیوں کی سہولت اور آرام کے لئے پلگرم شپس ایکٹ مجریہ ۱۸۹۵ء (حاجیوں کے جہازوں کے ایکٹ) میں اور اس کے ماتحت جاری کردہ آئین و قوانین اور پروٹیکشن آف پلگرم ایکٹ بمبئی مجریہ ۱۸۸۳ء (ایکٹ تحفظ حجاج) میں ترمیم کی جائیگی۔ جس سے حجاج کو ہندوستان سے روانگی اور بمبئی سے جدہ تک کے بحری سفر میں مندرجہ ذیل سہولتیں پیدا ہوجائینگی

(ا) کم از کم جو جگہ ہر ایک حاجی کے لئے جہاز پر مقرر کی گئی ہے۔ اس کو بڑھایا جائیگا۔ (ب) کم سے کم وزن جو حجاج کے جہازوں کا رکھا گیا ہے۔ اس میں زیادتی کی جائیگی یعنی آجکل پانسو ٹن وزنی جہاز سے لیکر دو ہزار ٹن تک کے جہاز کو اجازت ہے۔ لیکن آئندہ کم از کم دو ہزار ٹن وزنی جہاز کو اجازت ہوگی۔ جس کو آئندہ بڑھا کر اڑھائی ہزار ٹن تک کیا جائیگا۔ (ج) ہر ایک جہازران کمپنی کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ روانگی کے بندرگاہ سے لیکر جدہ تک پہنچانے کے وقت کی تعین کی نسبت ہر ایک مسافر سے معاہدہ کرے۔ اور معینہ وقت سے زیادہ گذر جانے کی صورت میں ہر ایک مسافر کو کمپنی ایک مقررہ رقم بطور تاوان ادا کرے۔ (د) جہازران کمپنی کا فرض ہوگا کہ روانگی جہاز کے وقت کا پہلے اعلان کرے۔ اور اس مقررشدہ وقت میں تبدیلی نہ کرے۔ اور اگر اعلان شدہ وقت پر جہاز کی روانگی عمل نہ آئے۔ تو اس سے جرمانہ وصول کیا جائے۔ اس معاملہ کی نسبت گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں ایک علیحدہ مراسلہ بھی بھیجدیا ہوا ہے۔ جس میں غالباً جہاز کی روانگی میں تاخیر ہونے کی صورت میں جرمانہ جاری کرنے کی اجازت چاہی گئی ہے۔ جو کہ تاخیر کے بڑھنے کی حالت میں بڑھتا رہیگا۔ (ہ) مسافروں کی صحت اور تندرستی کے متعلق بھی چند اصلاحات کی تجویز کی جائیگی ❊

(۳) واپسی ٹکٹ لینا لازمی نہیں ہوگا۔ اور یک طرفہ اور دو طرفہ ٹکٹوں کی قیمت حسب ذیل چارج کی جائیگی:

	یکطرفہ	دو طرفہ
(الف) ۲۶ ستمبر سے ۱۵ اکتوبر تک	۱۲۰ روپیہ	۱۸۰ روپیہ
(ب) ۲۷ اگست سے ۲۵ ستمبر تک	۱۰۰ روپیہ	۱۳۰ روپیہ
(ج) یکم اگست سے ۲۶ اگست تک	۹۰ روپیہ	۱۲۰ روپیہ
(د) یکم اگست سے قبل	۷۵ روپیہ	۱۰۰ روپیہ

چونکہ اب کسی واحد کمپنی کو اجارہ نہیں ملیگا۔ اس لئے کوئی کمپنی مندرجہ بالا شرح کی پابند نہ ہوگی۔ بلکہ اپنی مرضی کے مطابق کرایہ ٹھہرائے گی۔ اور توقع ہے۔ کہ حاجی اس طرح فائدہ میں رہیں گے۔ کیونکہ آزاد مقابلہ میں ہمیشہ اس تجویز کرایہ سے کم ہی ادا کرتے ہیں۔ اس صورت میں گو حاجیوں کے کرایہ کو کمپنیوں کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ بمبئی کی تجویز ہے۔ کہ بلحاظ ٹکٹ سے ۲۵ فیصدی زیادہ میں واپسی کا ٹکٹ دینا ہر کمپنی کے لئے لازمی کردیا جائے ❊

(۴) نادار حجاج کو سرزمین حجاز سے وطن واپس لانے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

(ا) جدہ میں بمبئی حج کمیٹی کے ماتحت ایک برطانوی ہندی ایجنسی قائم ہو۔ جو برطانوی قونصل کی مددگار ہو کر کام کرے (ب) ایک فنڈ کھولا جائے۔ جس کی آمدنی سے نادار حاجیوں کے اخراجات سرانجام دیئے جائیں۔ بمبئی گورنمنٹ کی سفارش پر گورنمنٹ ہند نے وزیر ہند کی منظوری کی شرط پر اس فنڈ میں ایک لاکھ روپیہ دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور مسلمانوں کو بھی کم از کم اسی قدر روپیہ ایک معقول عرصہ میں جمع کرکے اس فنڈ میں داخل کرنا ہوگا ❊

ان نئی تجاویز کے متعلق بھی مسلمان اخباروں میں عام طور پر اعتراض کئے جارہے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس اس بات کا ہے۔ کہ مسلمان مفید اور غیر مفید دونوں قسم کی تجاویز کو ایک ہی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ جو فائدہ مند تجاویز ہیں۔ ان کو بنظر استحسان دیکھا جاتا۔ اور ان کی تائید کی جاتی۔ اور جن میں کوئی سقم باقی ہے۔ ان کے لئے باادب گورنمنٹ کے حضور میں عرض کیجاتی۔

ہم انشاءاللہ آئندہ پرچہ میں ان نئی تجاویز پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے ❊

ذالک مبلغہم من العلم

من جابر بن سمرة قال شکی اہل الکوفۃ سعدا الی عمر فعزلہ واستعمل علیہم عمارا فشکوا حتی ذکروا انہ لایحسن یصلی فارسل الیہ فقال یا ابا اسحاق ان ہولاء یزعمون انک لاتحسن تصلی قال اما انا واللہ فانی کنت اصلی بہم صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اخرم عنہا اصلی صلوۃ العشاء فارکد فی الاولیین واخف فی الآخرین۔

اس حدیث کا ترجمہ مولوی شبلی نعمانی نے سیرۃ النعمان میں یہ کیا ہے "کہ کوفہ والوں نے حضرت عمر کے پاس سعد بن ابی وقاص کی شکایت کی۔ حضرت عمر نے ان کو معزول کردیا۔ اور بجائے ان کے عمار کو مقرر کیا۔ کوفہ والے عمار کے بھی شاکی ہوئے۔ کہ انکو نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔ حضرت عمر نے عمار کو بلا بھیجا۔ اور ان سے کہا۔ کہ ان لوگوں کا یہ گمان ہے۔ عمار نے کہا۔ واللہ میں ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھتا تھا۔ اور اس سے کچھ کم نہ کرتا تھا۔ میں عشا کی نماز پڑھتا تھا تو پہلی دو رکعتوں میں دیر تک قیام کرتا تھا۔ اور دو آخر کی رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا ❊

اس حدیث کا ترجمہ واستعمل علیہم عمارا تک تو صحیح ہے۔ لیکن فشکوا حتی ذکروا انہ لا یحسن یصلی سے آخر تک بالکل غلط ہے۔ جو قصہ حضرۃ سعد کا ہے۔ وہ حضرۃ عمار کا سمجھ لیا۔ جو سوال و جواب حضرۃ عمر اور حضرۃ سعد کے باہم ہوا۔ اسے حضرۃ عمر اور حضرۃ عمار کا سوال و جواب قرار دیا۔ جو کیفیت اپنی نماز کی حضرت سعد نے بیان کی۔ اس کو حضرۃ عمار کی بیان کردی۔ جو کیفیت حضرت سعد کی ہے۔ اس کو حضرت عمار کی کیفیت سمجھے اس سے کچھ بھی نہیں کہ حدیث کا ترجمہ غلط ہوگیا۔ بلکہ خلافت عمری کا ایک مشہور اور مہتم بالشان واقعہ غلط بیان کردیا گیا ❊

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

حضرت مسیح موعود واقعی نبی اللہ تھے

(نمبر ۱)

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں۔
ہاتھ شیروں پہ نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

خدا کے مسیح کو لست مرسلا کہنے والے بموجب وحی الٰہی سیقول العدو لست مرسلا۔ خدا کے نزدیک دشمنان مسیح موعود کے زمرہ میں شمار ہو چکے ہیں۔ اور جہاں تک ان کے مضامین درباره نبوت مسیح موعود کو دیکھا جاوے۔ تو خدا کے ان الفاظ کی حقیقت پوری صفائی سے سچی معلوم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے ॥

میری سمجھ میں دشمنان مسیح موعود کے پاس صرف دو وجوہات ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ مسیح موعود کو نبی اللہ نہیں تسلیم کرتے (اول) حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ (دوم) یہ کہ وہ انبیاء سلف کی طرح براہ راست یعنی مستقل نبی نہ تھے بلکہ ان کی نبوت نور چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض یعنی بالواسطہ تھی۔ سو غور کر کے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اگر شریعت سے مراد اوامر و نواہی ہیں۔ بغیر اس کے کہ وہ پہلی شریعت کے ناسخ ہوں۔ تو ان معنوں کے رو سے ہمارے حضرت مسیح موعود بھی صاحب شریعت نبی تھے۔ چنانچہ اربعین میں آپ فرماتے ہیں۔ "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس شریعت کے رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں۔ اور نہی بھی"॥

لیکن اگر شریعت کے معنے کتاب جدیدہ ناسخ کتاب سابقہ کے ہیں۔ تو اس صورت میں حضرت مسیح موعود کیا بلکہ بہت سے انبیاء علیہم السلام ایسے ثابت ہونگے۔ جو کہ ہرگز صاحب کتاب نبی نہ تھے۔ علاوہ ازیں خدا کے کلام نے شریعت کو ہرگز خاصہ یا لازمہ نبوت نہیں ٹھہرایا۔ اس لئے خدا تعالیٰ ایمان بالکتب کو ایمان بالرسل سے الگ پیش کرتا ہے حالانکہ اگر خدا کے نزدیک کتاب کا لانا کوئی خاصہ یا لازمہ نبوۃ ہوتا تو محض ایمان بالرسل کی ہی شرط کافی تھی۔ پھر ایمان بالکتب کو کیوں زیادہ کیا گیا۔ اسی طرح قرآن شریف میں کئی جگہ درج ہے۔ کہ ہم نے فلاں کو کتاب حکومت اور نبوت عطا کی جس سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ کسی نبی کے لئے لازمی نہیں ہے۔ کہ وہ صاحب کتاب جدیدہ یا بادشاہ بھی ساتھ ہو۔ باقی رہا دوسرا امر جو کہ دشمنان مسیح موعود کے زعم میں منافی نبوت مسیح موعود ہے۔ یعنی دوسرے انبیاء کا براہ راست اور حضرت مسیح موعود کا بالواسطہ نبی ہونا۔ سو اس بات کو خوب غور کر کے دیکھ لو۔ کہ ہمارے حضرت مسیح موعود کا ظلی طور سے نبی ہونا محض حضرت نبی کریم صلعم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور دوسرے ہرگز کوئی وجہ نہیں۔ حضرت نبی کریم صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے حضرت مسیح موعود کی نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود کا کوئی ذاتی نقص یا قصور نہیں۔ محض نبی کریم کی ختم نبوت کی وجہ سے ایسا واقع ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ × × × × اسی وجہ سے میری طرح ان کا نبی (اسرائیلی انبیاء کا) یہ نام نہ ہوا۔ کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ مستقل نبی کہلائے"॥

سو حضرت مسیح موعود کا بالواسطہ نبی ہونا محض نبی کریم صلعم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ براہ راست نبی کی نبوت اور حضرت مسیح موعود کی نبوت میں بذاتہٖ کوئی فرق نہیں ہو سکتا۔ اور جس طرح خاتم النبیین ہونا بذاتہٖ کوئی خاصہ یا لازمہ نبوت نہیں۔ بلکہ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو صرف ہماری سرکار حضرت نامدار محمد رسول اللہ صلعم کو ہی حاصل ہے اسی طرح سے براہ راست یا بالواسطہ ہونا بذاتہٖ کوئی خاصہ یا لازمہ نبوت نہیں۔ بلکہ باعتبار موقع اور محل کے ہے۔ اس لئے ایک پہلو سے امتی ہونا اور ایک پہلو سے نبی ہونا صرف ہمارے حضرت مسیح موعود کی ہی خصوصیت ہے۔ اور جس کے ہونے سے نفس نبوت میں کوئی نقص ہرگز واقع نہیں ہو سکتا خاتم النبیین ہونا خاصہ یا لازمہ نبوت نہیں۔ ہاں خاصۂ نبوت محمدؐ ضرور بضرور ہے۔ اسی طرح بالواسطہ نبی ہونا خاصہ یا لازمہ نبوت نہیں۔ ہاں خاصۂ نبوت مسیح موعود ضرور ہے ॥

الغرض شریعت کا لانا یا براہ راست وغیرہ نبی ہونا کوئی خاصہ یا لازمہ نبوت ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا ہونا ضروریات زمانہ کے ماتحت ہے۔ حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ صفحہ ۵ میں فرماتے ہیں ॥

"نبی کے حقیقی معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ شرف مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت نبی کا متبع نہ ہو" ॥

سو قرآن شریف اور حضرت مسیح موعود کے نزدیک نبی کے لئے شریعت کا لانا یا کسی کا امتی نہ ہونا کوئی شرط یا خاصہ نبوت نہیں۔ پھر دشمنان مسیح موعود کیوں اس کے برخلاف کہتے ہیں ذرا خدا سے ڈریں۔ نبی تو صرف اس کو کہتے ہیں۔ جو شخص کثرت مکالمات و مخاطبات سے مخصوص ہو۔ اور کثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں۔ اور اس کثرت کی وجہ سے خدا اسکا نام نبی رکھے چنانچہ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ॥

(۱) خدا کی اصطلاح میں نبی سے مراد۔ "خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ کہ کثرت مکالمات اور مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنی ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں۔ چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵۔

۲۔ نبیوں کی اصطلاح میں نبی سے مراد جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔ الوصیۃ

۳۔ عربی و عبرانی زبان میں نبی سے مراد۔ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنی محقق نہیں ہو سکتے اشتہار مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار عام ॥

۴۔ قرآن کی اصطلاح میں نبی سے مراد۔ نبی کے نام سے موسوم کیا جانا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہو۔ اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں۔ کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔ یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ نمبر ۷)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ المزمل بقیہ رکوع اوّل

(گزشتہ سے پیوستہ)

سالانہ امتحان کے لئے تو لڑکے رات دن لگے رہتے ہیں۔ اسی طرح جتنا بڑا کام ہوتا ہے اسی قدر اس کے لئے بڑی تیاری کی جاتی ہے۔ لوگ دنیا کے کاموں کے لئے تیاریاں کرتے اور زور مارتے ہیں۔ حالانکہ دنیاوی امتحانوں کا تو حد سے حد سولہ سال میں نتیجہ نکل آتا ہے۔ لیکن اس عظیم الشان امتحان کے لئے لوگ بہت کم تیاری کرتے ہیں۔ جو کہ ان کی تمام عمر کا نتیجہ ظاہر کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ اے چادر اوڑھنے والے۔ اس کا مخاطب جو قرآن شریف کو مانے وہی ہو سکتا ہے۔ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ آیت خصوصیت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔ یوں تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اس کے مصداق ہیں۔ لیکن جو بھی قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے۔ وہی اس کا مخاطب ہے ؎

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے قرآن کے ماننے والے تو لحاف اوڑھے ہوئے آرام سے سو رہا ہے۔ لیکن قرآن کے ماننے والا تو آرام سے نہیں سو سکتا۔ عیسائی آرام سے سو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہ مسیح نے اٹھا لئے۔ ہندو مزے سے نیند لے سکتا ہے۔ اس لئے کہ اس کا اعتقاد ہے کہ بہت سے بُت مجھے بچانے والے ہیں۔ شیعہ نیند کے مزے اُڑا سکتا ہے کہ امام حسین مجھے بچا لیگا۔ پیر پرست۔ سنی آرام سے سو سکتا ہے کہ پیر صاحب نے میرے گناہ اٹھا لئے۔ لیکن قرآن پر ایمان لانے والا کبھی غفلت کی نیند نہیں سو سکتا۔ کیونکہ قرآن شریف کہتا ہے کہ تمہارا چلنا پھرنا۔ سونا جاگنا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ اور ہر ایک قسم کے حرکات و سکنات جو کہ تم سے سرزد ہو دینگے ان کا بدلہ تمہیں خدا دیگا۔ اس لئے اس بات پر سچے دل سے یقین رکھنے والا کبھی غفلت کی نیند نہیں سو سکتا ؎

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے لحاف اوڑھے ہوئے یا کپڑا اوڑھ کر لیٹے ہوئے

قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ کھڑے ہو جاؤ۔ اور راتوں کو جاگو۔ سوائے تھوڑے وقت کے۔ کیونکہ تمہارے سر پر بڑا امتحان ہے۔ اس لئے تم سے سستی کس طرح ہو سکتی ہے۔

مزّمّل۔ اصل میں متزمل ہے۔ ت۔ ز سے بدلکر مزّمل ہو گیا ہے۔ اس کے معنے ہیں اے کپڑا اوڑھنے والے۔ کپڑا کئی طرح اوڑھا جاتا ہے۔ (۱) ایک کپڑا سونے کے وقت رات کو اوڑھا جاتا ہے (۲) اگر کوئی سردی کے موسم میں گھبرا کر کسی ضروری کام کے لئے لحاف سے نکلے۔ تو کپڑا اوڑھ لیتا ہے۔ اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ سب کپڑے پہننے میں تو دیر لگتی ہے۔ اس لئے ایک کپڑا لپیٹ لیتا ہے تاکہ جلدی تیار ہو جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے وہ شخص جس نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا کی گمراہی کو دور کرے اُٹھ۔ ہم تمہیں گمراہی کو دور کرنے کی تدبیریں بتاتے ہیں اور وہ یہ کہ ہمارے حضور کھڑے ہو کر دعائیں مانگو۔ اُٹھو۔ رات کا قیام اختیار کرو۔ ہاں تھوڑا سو بھی لیا کرو۔

اِلَّا قَلِیْلًا - کے معنے ایک تو یہ ہیں کہ رات کو کھڑے ہوا کرو مگر تھوڑی راتیں یعنی بعض راتوں میں اگر نہ بھی کھڑے ہو سکو تو جائز ہے۔ مثلاً سفر میں بیماری میں دوسرے یہ معنے ہیں کہ رات کا اکثر حصہ جاگو مگر تھوڑا سا سو لیا کرو اور وہ تھوڑا سا حصہ ثلث ہے۔ جیسا کہ آگے فرما دیا اور پھر بتا دیا کہ اگر دو ثلث نہ جاگ سکو تو نصف جاگو۔ ورنہ اس سے بھی کچھ کم یا کچھ زیادہ ؎

نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قلیلاً سے ہماری مراد نصف رات ہے۔ لیکن تم کو اجازت ہے کہ اس سے بھی کم کر لو۔ یا زیادہ کر لو ؎

اس کے کئی معنے ہو سکتے ہیں (۱) رات کو کھڑے رہو۔ مگر تھوڑا سو بھی لیا کرو کیونکہ اگر نہ سوؤ گے۔ تو صحت خراب ہو جائے گی ؎ (۲) یہ کہ رات کی نماز میں قیام زیادہ ہونا چاہیئے۔ (۳) اللیل سے مُراد جنس لیل ہے یعنی راتیں مطلب یہ کہ اگر کبھی بیمار ہو جاؤ۔ یا کوئی اور وجہ ہو تو تہجد کی نماز کے ترک کرنے کی بھی اجازت ہے ؎

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ اور قرآن آہستہ آہستہ پڑھو۔ اب مسلمان کسی مصیبت کے وقت قرآن شریف مولویوں سے پڑھواتے ہیں اور وہ اس قدر جلدی جلدی پڑھتے ہیں کہ سننے والے کو کچھ سمجھ ہی نہیں آتی۔ ان کے قرآن پڑھنے کی غرض پیسے لینے ہوتی ہے۔ اس لئے جلدی جلدی پڑھتے ہیں تاکہ کسی اور جگہ جا کر پڑھنے کے لئے فارغ ہو جاویں۔ تراویح میں قرآن پڑھنے والے مولوی چار چار پانچ پانچ مسجدوں میں پیسے مقرر کر لیتے ہیں۔ اس لئے ایک جگہ جلدی جلدی تراویح پڑھا کر دوسری جگہ پڑھانے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کی تلاوت بہت آہستہ آہستہ کیا کرتے تھے۔ اور ہر ایک آیت کے بعد تھوڑا ٹھہر جاتے تھے ؎

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ قرآن کو خوب غور۔ آہستہ۔ عمدگی سے اور سمجھ کر پڑھو

نِّصْفَہٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا - کی حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور بہت لطیف تفسیر فرمایا کرتے تھے۔ دوسرے لوگوں کو اس میں بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ آپ فرماتے تھے کہ مومن رات کو آسانی سے جاگ سکتا ہے۔ اور انکو بہت تھوڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ ایک موسم ایسا ہوتا ہے کہ رات بڑی اور دن چھوٹا ہوتا ہے۔ دوسرے موسم میں رات اور دن برابر ہوتے ہیں۔ تیسرے موسم

میں دن بڑا اور رات چھوٹی ہوتی ہے۔ تو جس موسم میں راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ ان میں زیادہ جاگ سکتا ہے۔ مثلاً اگر ۱۴ گھنٹے کی رات ہو۔ تو اگر چھ گھنٹے سوئے تو آٹھ گھنٹے جاگ سکتا ہے۔ پھر اگر دن اور رات برابر ہوں۔ یعنے بارہ بارہ گھنٹے کی۔ تو تہجد اور صبح اور عشاء کی نمازوں کے وقت ملا کر قریباً چھ گھنٹے جاگ سکتا ہے اور جب راتیں چھوٹی ہوں تو ثلث رات کا جاگ لے۔ اور اگر اس کو عام کر دیں۔ کہ نصف یا تھوڑا یا کم جاگنا چاہیئے۔ تو ہر ایک مومن اس پر عمل کرتا ہے۔ غیر قومیں مغرب کے وقت سو جاتی ہیں۔ لیکن مسلمان نہیں سوتے۔ کیونکہ انہیں عشا کی نماز پڑھنی ہوتی ہے۔ اور پھر وہ صبح کی نماز کے لئے اُٹھتے ہیں۔ اس طرح یہ وقت مل ملا کر ثلث بن جاتا ہے۔ اور اگر تہجد کوئی نہ پڑھے۔ تو بھی ثلث کے قریب ہر روز جاگتا ہے

اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم تم پر ایک قول ثقیل اُتارنے والے ہیں۔ قرآن شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہے۔ لیکن ہر ایک مسلمان کے لئے اُترا ہے۔ اور اگر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اُترا ہوتا۔ تو ہمیں اس پر عمل کرنے کے لئے کیوں کہا جاتا ہے۔ پس اس آیت کے مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو خاص طور پر ہیں۔ مگر تمام مسلمان بھی اس کے مخاطب ہیں ؎

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم ایک بڑا شان دار کلام تم پر نازل کرنے والے ہیں۔ تم اس کے پورا کرنے کی تیاری کرو ؎

جب کوئی بادشاہ یا بڑا آدمی کسی سے کلام کرتا ہے۔ تو اس پر رعب پڑ جاتا ہے۔ اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے تو جب تمام جہاں کا بادشاہ کلام کرے گا تو انسان کا دل کیوں نہ دھڑکیگا۔ مینے دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم و مغفور نے ناراضگی کا کبھی کوئی لفظ مجھے نہیں فرمایا تھا۔ لیکن جب کبھی آپ مجھے یاد فرماتے تو میرا دل دھڑکنا شروع ہو جاتا تھا۔ آپ کو بھی میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کو بلاتے تو پگڑی ہاتھ میں ہی پکڑے ہوئے دوڑے چلے آتے تھے اور فرماتے۔ کہ جب حضرت صاحب مجھے بلاتے ہیں تو میں گھبرا جاتا ہوں ؎

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس وقت وحی اُترتی۔ تو آپ فرماتے کہ مجھے کپڑا اوڑھا دو ؎

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چارپائی کی پائنتی پر گرمیوں میں بھی لحاف پڑا رہتا۔ اور آپ الہام کے وقت اکثر سردی محسوس کرتے تھے ؎

قولاً ثقیلا۔ کے کئی معنے ہیں۔ اوّل ظاہری لفظوں میں یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کا کلام آتا ہے۔ تو اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا ایسا اثر ہوتا ہے۔ کہ سخت بوجھ معلوم ہوتا ہے۔

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نیچے میری ران تھی جس وقت آپ پر وحی نازل ہوئی۔ تو مجھے ایسا بوجھ معلوم ہُوا۔ کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی ؎

دوسرا اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ایک شان دار کلام ہے۔

ایک اور اس کے لطیف معنی ہیں۔ اور وہ یہ کہ جسقدر کوئی چیز زیادہ بوجھل ہو۔ اُتنی ہی مشکل سے اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے۔ اور اس کے ہٹانے کے لئے اتنا ہی زیادہ زور لگایا جاتا ہے۔ مثلاً ایک کنکر آسانی سے ایک جگہ سے اُٹھا کر پھینک دیا جا سکتا ہے لیکن اگر ایک پہاڑی کو ہٹانا ہو۔ تو اس کے لئے بڑے بڑے سامان ڈائنامیٹ وغیرہ مہیا کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسا کلام تم پر نازل کرنے والے ہیں۔ جو اس قدر بوجھل ہوگا کہ اگر تمام دنیا بھی اس کو ہٹانا چاہے گی۔ تو اس کو اپنی جگہ سے ہٹا نہیں سکیگی۔ یہ قرآن شریف کے متعلق پیشگوئی ہے۔ کہ لوگ اس کلام کا مقابلہ کرینگے۔ اور اس کو ہٹانا چاہیں گے۔ لیکن کسی کی کیا مجال ہے۔ کہ اس کو ہٹا سکے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیاوی طاقت کیا تھی؟ آپ ایک یتیم تھے۔ نہ آپکے پاس دولت تھی نہ مال تھا۔ نہ فوج تھی۔ نہ دشمنوں کے مقابلہ کے لئے سامان مہیا تھا۔ لیکن باوجود اس کمزوری اور بے بضاعتی کے آپنے تمام عرب کا مقابلہ کیا۔ اور ان کی کوششوں۔ خفیہ انجمنوں پر پانی پھیر دیا۔ اور قرآن شریف تمام دنیا میں پھیل گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم تیرے اوپر ایسا کلام نازل کرنے والے ہیں۔ کہ ساری دنیا بھی اس کو مٹا نہیں سکیگی۔ اور جہاں ہم اس کو رکھیں گے وہیں رکھا رہے گا۔ اور کسی کی طاقت نہ ہوگی کہ اس کو ہٹا سکے ؎

انہی معنوں کے اندر سے اور معنی بھی نکل آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک آیت کے سات بطن ہیں۔ اور ایک صحابی کہتے ہیں کہ وہ شخص فقیہ نہیں ہو سکتا۔ جو ایک آیت کے ۲۵ معنے نہ جانتا ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے۔ اس میں تو کلام ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن صحابی نے بھی ٹھیک کہا ہے میں اس کے یوں معنی کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت کے سات بطن ہیں اور ہر ایک بطن کے پچیس معنی۔ تو وہ صحابی یوں کہتے ہیں۔ کہ کم از کم مومن کو ایک آیت کا ایک بطن تو پوری طرح معلوم ہونا چاہیئے۔ تو قَوْلًا ثَقِیْلًا کے معنے یہ بھی ہیں کہ یہ ایک ایسا بوجھ ہے۔ جس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ اس آیت کا یہ ایک بطن ہے۔ اور اس کے کئی معنے ہیں (۱) کہ لوگ قرآن شریف کو ہٹا نہ سکیں گے اور وہ پھیل جائیگا (۲) قرآن شریف جس دل میں گڑ گیا۔ پھر اس میں سے نکل نہیں سکتا۔ کیونکہ سچائی کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ دیکھو قرآن شریف کی معرفت رکھنے والے کبھی مُرتد نہیں ہوتے۔ دیگر مذاہب کے ماننے والے جس قدر اپنی کتابوں پر غور کریں ان سے متنفر ہوتے ہیں لیکن قرآن کریم پر کوئی جس قدر غور کرے۔ اس کی خوبیاں زیادہ سے زیادہ کھلتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کا عارف خدا تعالیٰ سے مل جاتا ہے۔ لیکن باقی ساری کتابوں میں جتنا جتنا کوئی غور و تدبر کرے۔ اُتنا ہی زیادہ ارتداد پیدا ہوتا جاتا ہے۔ انجیل میں جتنا غور کیا جائے۔ وید میں جتنا فکر کیا جائے۔ زرتشتیوں کی کتابوں میں جس قدر تدبر کیا جائے۔ اُتنی ہی ان کی قلعی کھلتی جاتی ہے۔ اور انکی کمزوری معلوم ہوتی جاتی ہے۔ لیکن قرآن کا جتنا مطالعہ کیا جائے۔ اُتنا ہی ایمان بڑھتا جاتا ہے ؎

(بقیہ از صفحہ نمبر ۴)

جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰)

(۵) **مجددین کی اصطلاح میں نبی سے مراد۔** حضرت مجدد صاحب سرہندی نے بھی اپنے مکتوبات میں یہی لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص ہونگے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جاوے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاویں۔ وہ نبی کہلاتا ہے۔

اصطلاح اسلام میں نبی سے مراد۔ اور ایسے شخص ہیں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف نبی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی عشق ہوتا ہے۔ ..... ایسے کو اصطلاح اسلام میں نبی کہتے ہیں۔ اور خدا کے پاک مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور خوارق ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اکثر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۰)

پس دلائل بینہ اور براہین قاطعہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ نبی کیلئے کتاب کا لانا یا کسی کا امتی نہ ہونا ہرگز ہرگز کوئی شرط یا لازمہ نبوت نہیں۔ بلکہ نبوت کے شرائط ضروریہ صرف وہی ہیں جو کہ اوپر کی اصطلاحات میں درج ہو چکی ہیں۔ یعنی کثرت مکالمت و مخاطبت اور کثرت اظہار امور غیبیہ۔ پس حضرت مسیح موعود میں یہ تمام و کمال شرائط ضروریہ پائی جاتی ہیں۔ یعنی آپ کو اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ ہوا۔ اور اس کثرت سے اظہار امور غیبیہ کا ہوا کہ بجز نبی کریم کے کہیں بھی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ سو حضرت مسیح موعود اشد و اکمل و اتم طور پر مندرجہ بالا اصطلاحات کے رو سے نبی اللہ اور رسول اللہ ہیں۔ دشمن مسیح جو ان کو نبی اللہ نہیں مانتا۔ وہ ذرا حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پڑھے جہاں صاف لکھا گیا ہے۔ "کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ اور دوسرے تمام لوگ اس امت کے اس نام کے مستحق نہیں۔"

اس کے بعد ایک سوال ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ ممکن ہے کہ مندرجہ بالا اصطلاحات حضرت مسیح موعود کی اپنی ہی ایجاد کردہ ہوں۔ اور صحیح نہ ہوں۔ سو اس کے ازالہ کیلئے میں مندرجہ ذیل حوالہ کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں۔ **جس چیز کا نام تم مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہو میں اس کی کثرت کا نام بحکم خداوندی نبوت رکھتا ہوں۔**

اب اس حوالہ کے بعد اس پر مزید کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کثرت مکالمت و مخاطبت اور کثرت اظہار امور غیبیہ کو نبوت بیان کرنا بحکم خداوندی ہے جس کے آگے سب کی گردنیں جھک جانی چاہئیں۔

سنو اور خوب غور کر کے سنو۔ کہ حضرت مسیح موعود نے فیض محمدی سے وحی پائی۔ مگر یہ وحی اس کثرت اور صفائی سے حاصل کی۔ کہ بجز نبی کے ہرگز کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸۵، ۳۹۰)

اس لئے ان کی نبوت باعتبار اس کے کہ براہ راست نہیں۔ بلکہ حضرت نبی کریم کے کمال فیضان کی وجہ سے ہے۔ ظلی ہے مگر باعتبار اس کے کہ وہ نبوت اپنی کیفیت اور کمیت میں اس کمال کو پہنچ چکی ہے۔ جس کمال کو ایک نبی پہنچ سکتا ہے۔ نبوت حقیقیہ کاملہ ہے اس لئے اس نبوت میں اور دوسری نبوتوں میں بذاتہ کوئی فرق نہیں۔ صرف وجہ حصول نبوت کا فرق ہے۔ نفس نبوت میں ہرگز ہرگز کوئی فرق نہیں کوئی ہے جو مسیح موعود کی نبوت اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں بذاتہ کوئی فرق ثابت کر سکے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ نفس نبوت میں ہرگز ہرگز کوئی بھی کوئی فرق نہیں ثابت کر سکیگا۔

(خاکسار محمد سعید برادر حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ)

قلت رقبہ

جمیع احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ایک شخص نے محض دکھ دینے کیلئے ہم پر دو مقدمے دائر کر رکھے ہیں۔ جنکی پیروی کیلئے ہر پانچویں چوتھے دن بٹالہ جانا پڑتا ہے جسکی وجہ سے روز کی تکلیف الگ اور کام کا ہرج الگ ہوتا ہے۔ للہ میرے لئے خاص طور پر بارگاہ الٰہی میں دعا کریں۔ کہ اللہ کامیاب کرے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ (خاکسار محمد ابراہیم کلرک دفتر الفضل قادیان)

ایڈیٹر صاحب رسالہ شیعہ توجہ فرماویں

رسالہ شیعہ (لکھنؤ) ماہ جون کے پرچہ صفحہ ۵۲ پر لکھا ہے۔ "اگر رسول اللہ صلعم کی بنائی ہوئی یہ ترتیب ہے تو بے جوڑ احکام اور باتیں (قرآن مجید) میں کیوں پائی جاتی ہیں جس سے لوگ اسکی بلاغت پر حرف رکھتے ہیں"۔ چونکہ ہمارے نزدیک موجودہ ترتیب قرآنی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اکرم صلعم کے فرمودہ کے مطابق ہے اس لئے آپ مہربانی فرماکر چند ایسی آیات قرآنی لکھیں۔ جو باوجود ایک ہی رکوع میں ہونے کے باہم بے ربط ہیں۔ اور ان سے بلاغت پر حرف آتا ہے۔

ایک ضروری عرض

بخدمت خواتین احمدیہ قادیان و بیرون بلاد یہ ہے۔ کہ جسطرح تم اپنے اور کاموں میں بھائی۔ خاوندوں۔ باپوں سے دنیاوی امداد مانگتی ہو اسی طرح تم خدا کے فضل سے ایک مبارک فرقہ احمدیہ کی مستورات ہو۔ الفضل اخبار سے جو تمہارے گھروں میں تیسرے دن

پہنچتا ہے۔ فائدہ لو۔ خود لکھو پڑھو۔ اگر نہیں آتا۔ تو اپنے قریبیوں سے کہو۔ تمہیں سنا دیں۔ تاکہ دین کی دولت سے تمکو بھی کچھ حصہ ملے حضرت اقدس مسیح موعود کا مبارک وقت گذر گیا۔ پھر خلیفہ اول ابوبکر ثانی کی پیاری زبان میں درس دیا وہ بھی گذر گیا۔ اب خلیفہ ثانی کے ظہور کا وقت ہے۔ کچھ ہوش کرو۔ خواب غفلت سے جاگو! یہ بڑا قیمتی وقت ہے۔ ابن مسیح کیا قرآن کریم کو کھول کھول کر سناتے ہیں۔ اگر قادیان میں حاضر ہو کر سنو! کیا حقائق و معارف بیان ہوتے ہیں۔ اور اگر دور ہو۔ تو الفضل سے درس قرآن کو پڑھ کر فائدہ اٹھاؤ ورنہ یاد رکھو۔ عمر بیت جاویگی۔

اور یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ پھر پچھتائے کیا ہوت۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ باقی پھر انشاء اللہ کچھ لکھوں گی۔ (تمہاری ایک دردمند بہن - از قادیان)

رپورٹ

گاؤں بگاؤں تبلیغ کے لئے پھر رہا ہوں۔ جہاں تک میرا بس چلتا ہے۔ سب کے کانوں میں المسیح الموعود کا نام پہنچا دیتا ہوں۔ چنانچہ کل ایک مخالف گاؤں میں گیا۔ اور علی الاعلان تبلیغ کی گئی۔ کچھ لوگ مخالفت کرنے لگے۔ لیکن ایک نے ان کو روکدیا۔ کہ بولنے کا کسی کو حق نہیں۔ پھر لوگوں نے کچھ اخیر میں اعتراض پیش کئے۔ ان کے جواب دئے گئے۔ تو کہنے لگے۔ کہ واقعی حضرت صاحب سچے معلوم ہوتے ہیں۔ لوگوں نے ہمارے کانوں میں کچھ کا کچھ ہی بھرا ہوا تھا۔ اور یہ تعلیم حضرت صاحب کی جو تم پیش کر رہے ہو۔ نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ لوگوں کو صرف برادری کا ڈر ہے ورنہ حق تو ظاہر ہو چکا ہے اسی طرح ایک اور گاؤں میں جہاں صرف ایک آدمی احمدی اور وہ بھی مہمان تھا گیا اور رات کے وقت لوگ جمع ہو گئے تبلیغ کی گئی۔ پھر الگ لوگوں کو سمجھایا گیا۔ اور جسطرح ہو سکا حق ادا کر دیا گیا۔ خود گاؤں بگاؤں احمدیوں کو احمدی بنانیکی کوشش کر رہا ہوں۔ بہلول پور میں دو احمدی ہو گئے ہیں۔ (عبد الرب)

(۲) سیدی و مولیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا کے فضل کا زمانہ آگیا ہے۔ لوگ احمدیت کی طرف جھک رہے ہیں۔ ان دنوں میں تین سے آدمی داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اور بعض فہرستیں آرہی ہیں۔ خدا کے فضل سے حضور کو کیسے مخلص آدمی عطا فرمائے ہیں میں حیران ہوں۔ نہ کھانے کی پرواہ نہ کپڑے کی پرواہ۔ اپنا بستر خود اٹھا کر ہاتھ میں لٹھ لئے دیہہ بدیہہ پھرتے ہیں اور وعظ کیلئے بے انتہا جوش ہے والسلام۔ (عبد اللہ خان از بہلول پور)

مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ خدا کے فضل سے اور حضور کی دعا سے جلسہ پوڑانوالہ میں بڑی رونق سے ہوا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مولوی

دعوت الی الخیر

ولایت میں تبلیغ

چودھری صاحب کا خط:۔

Sarahun Hadley 9 Wardal Road-Poplar Walk London

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سیدی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔
میری صحت اچھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنکھوں کو بھی آرام ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کو میرے حق میں قبول فرمائے۔ اور ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت کرے اور توفیق دے کہ جس غرض سے حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے وہ ہماری ناچیز اور کمزور ہاتھوں سے پوری ہو۔ آمین۔ حضور کا جوش مجھ پر یہاں اثر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے اور حضور کی دعاؤں کی برکات سے راستہ کھلتا ہوا نظر آتا ہے۔ میں نے فی الحال مندرجہ بالا پتہ پر رہائش کرنے کی نیت کر لی ہے۔ حضور اسی پتہ پر میرے ساتھ خط و کتابت فرماویں تو بہتر ہوگا۔ کتب۔ رسائل اور اخبارات بھی اس پتہ پر آنے چاہئیں۔ اس گھر کی مالکہ ایک سکول میں استانی ہے۔ اور اچھی سنجیدہ معلوم ہوتی ہے اس لئے اگر یہاں سے چلا بھی جاؤں تو ڈاک کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا۔

ہندوستانی لڑکوں میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کرنے کا موقع دیدیا ہے۔ Indian National association کے سکرٹری نے مجھے خود ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک لیکچر پڑھنے کے لئے مدعو کیا ہے جس کے لئے میں تیاری کر رہا ہوں۔ اس لیکچر کے بعد اگر اللہ تعالیٰ اسے بااثر کر دے تو پھر مذہب پر۔ اخلاق۔ انبیاء پر بھی لیکچر دینے کا اچھا موقع حاصل ہو جائیگا۔ کل جمعہ کے دن سکرٹری سے تاریخ جلسہ کے متعلق فیصلہ کروں گا۔ انشاء اللہ

اس کے علاوہ ایک قہوہ خانہ میں لیکچر دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس میں قریباً ایک سو اشخاص کے نام کارڈ جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ امید ہے کہ سامعین کی تعداد کافی ہوگی۔ خیال ہے کہ یہ لیکچروں کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اور کم از کم دو لیکچر ماہوار ہو جایا کریں۔ لیکن ایسے لیکچروں میں فی لیکچر قریباً ۱۰ شلنگ کا خرچ بھی ہو جایا کریگا۔ اس دفعہ کا خرچ لکھتا ہوں:۔

	آنے	روپے
ایک سو کارڈ چھپوائی	۶	۲
خرچ ڈاک	۲	۴
کرایہ قہوہ خانہ	[illegible]	[illegible]

کل ۶-۹

ریویو آف ریلیجنز کی تجویز جو حضور نے فرمائی ہے مجھے بہت پسند ہے۔ فی الحال میرے نام پچاس کاپیاں روانہ کی جائیں اور انگلستان میں جن جن اشخاص یا لائبریریوں کے نام ریویو شائع ہوتا ہے انکے پتہ سے مجھے اطلاع ہونی چاہیئے۔ تاکہ بعض اشخاص یا لائبریریوں کے نام دوبارہ پرچہ جاری نہ ہو جائے۔ کاغذ کے متعلق (ریویو آف ریلیجنز کے لئے کاغذ کی ضرورت تھی اور خیال تھا کہ مسلم انڈیا کا کاغذ لگایا جائے) خواجہ صاحب کے پرنٹر نے اور خواجہ صاحب نے انکار کر دیا اور کہا کہ یہ تجارت کے اصولوں کے خلاف ہے کہ اس قسم کی اطلاع دیجائے۔ اسلئے مجھے دیر ہوئی۔ میں نے خود کوشش کی ہے اور ایک کمپنی سے جو بڑی مشہور کمپنی اور قابل اعتماد معلوم ہوتی ہے۔ ایک نمونہ کی کتاب لی ہے۔ جس میں کم از کم تین کاغذ اسلامک ریویو کے کاغذ سے بہت ملتے جلتے ہیں اور وہ تین کاغذ توڑ کر میں نے کتاب میں بند کر دیے ہیں تاکہ ان کی تلاش میں تکلیف نہ ہو۔ اس نمونہ کی کتاب پر کاغذوں کی تجارتی قیمت بھی لکھی ہوئی ہے۔ یعنی وہ قیمت جو صرف اصحاب مطابع سے یہ لوگ لیتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں سے اس سے زیادہ قیمت لی جاتی ہے۔ اور ایسے موقعہ پر یہ لوگ کاغذ وزن کر کے بیچتے ہیں اسلئے قیمت وزنوں میں دیگئی ہے اس کمپنی کی ایک دکان دہلی میں بھی ہے۔ اور وہاں سے اس قیمت پر کاغذ ملیگا۔ اسلئے یہاں سے کاغذ خرید کر کے روانہ کرنا وہاں سے خریدنے کی نسبت بہت مہنگا پڑیگا اور ممکن ہے کہ اگر کاغذ کی کافی تعداد خریدی جائے۔ تو دہلی کی کمپنی بٹالہ تک کاغذ پہنچانے کی ذمہ واری لیلے شیخ عبدالرحمٰن صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کی جائے کہ عیسائیت کے خلاف لوگوں میں وعظ کریں۔ اس سے لوگوں کو رغبت ہوگی۔ تو پھر حضرت صاحب کے متعلق خود بخود گفتگو کا موقعہ مل جائیگا۔ مصری تو مُردہ اور ٹھوس دماغ معلوم ہوتے ہیں۔ شامیوں سے بہت امید ہو سکتی ہے۔ شامیوں کی ذہانت بھی اور زندگی بھی ایسی قوم نئے خیالات سے جلد مؤثر بھی ہوتی ہے اور پھر ان کے پھیلانے کی کوشش بھی کرتی ہے۔ مجھے اگر شیخ عبدالرحمٰن صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کے پتہ سے اطلاع ہو تو ان سے خط و کتابت کروں مدت سے خیال ہے لیکن اخبارات میں پتہ کا کبھی ذکر نہیں ہوتا

Free circulating Library

پر میرے خیال میں کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوگا۔ اگر میری پاس بیس کتابیں ہوں اور ہر ایک کتاب کے دس نسخے ہوں تو کام خوب چل سکتا ہے اور میرے خیال میں یہ مشکل نہیں۔ بیس کتابوں کے قریب تو ریویو آف ریلیجنز میں سے ہی نکل سکتی ہیں۔ اگر مجھے ریویو کی ہر ایک جلد کے دس دس نسخے روانہ کر دیئے جائیں۔ تو میں خود ان جلدوں کو توڑ پھوڑ کر بیس سے زیادہ کتابیں نکال لونگا۔ اور پھر ان کی جلد بندی بھی کروا لونگا۔

اس کے علاوہ انگریزی میں اور کتابیں بھی ہیں جو اسلام کے لئے نہایت مفید ہیں۔ آجکل کے ڈاکٹروں اور فلاسفروں کی کتابیں اسلام کے بہت قریب آگئی ہیں اور ایسی کتابوں کا مطالعہ گویا اسلامی کتابوں کا مطالعہ ہے۔ مثلاً ایک ڈاکٹر نے ایک کتاب (Woman) لکھی ہے جس میں اس کے خیالات بالکل اسلام سے ملتے ہیں یہاں تک کہ وہ تعدد ازواج کا بھی حامی ہے اور یورپ کی موجودہ آزادی نسواں کے خلاف ہے۔ اور منڈی میں جاکر عورتوں کا مردوں کے ساتھ روزی کے لئے مقابلہ کرنے کے سخت خلاف ہے اور وہ کہتا ہے کہ ضرور ہے کہ مرد عورت کے لئے خوراک مہیا کرے ورنہ آئندہ نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ اسی طرح شراب کے متعلق۔ جوئے کے متعلق تمباکو نوشی کے متعلق بعض کتابیں عیسائیت کے خلاف ہیں۔ ایسی کتابوں کے جمع کرنے کا بھی خیال ہے

اللہ تعالیٰ کی ہستی اور صفات۔ ضرورت انبیاء۔ ترقی ایمان کے منازل۔ ضرورت تجدید۔ روحانی انقلاب ایسے ایسے مضامین پر لکھنے کا خیال ہے۔ اس ضمن میں ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر بھی آجایا کریگا والسلام دعا کے لئے پھر عرض کرتا ہوں۔ ڈاک کے باقاعدہ نہ پہنچنے سے حیرت میں ہوں۔ حضور کے خطوط تو مجھے متواتر ملتے ہیں۔